ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

جون آیلیا کی شاعری میں قنوطیت

PESSIMISM IN JOUN ELIA'S POETRY

[1]Sadaf Ahmad, [2]Maqsood Ahmad, [3]Dr. Majid Mumtaz

ABSTRACT

The purpose of this study is to explore pessimism running throughout the poetic works of Joun Elia. This study uses qualitative methodology of study and close reading technique in its procedural framework. Purposive sampling is used in selection of the poems explored. Moreover, it finds stark pessimism in Joun's poetry by analyzing some of his selected poems.

Keywords: *Society, Sofisim, Pessimism, Attitudes, Unconscious, Monasticim.*

اردو ادب میں قنوطیت کی اصطلاح انگریزی اصطلاح (PESSIMISM) سے آئی ہے جو کہ فلسفہ کی ایک شاخ ہے۔ کسی شاعر یا ادیب کی نثر یا شاعری میں زندگی کے ایسے خیالات و جذبات کو پیش کرنا جن میں زندگی کے صرف تاریک پہلو سامنے آئیں اور مایوسی کا غلبہ اس قدر حاوی ہو کہ امید اور خیر کی کوئی کرن اور روشنی نظر ہی نہ آئے قنوطیت کے مترادف ہے۔ دنیا کا کوئی بھی انسان خواہ وہ حسن کار ہو یا نہ ہو غم اور خوشی کے حالات وواقعات سے ضرور گزرتا ہے۔ قنوطی شخص کی نظر میں اس دنیا اور زندگی کی کوئی قدر و قیت نہیں ہوتی۔ اس کی نظر میں غم والم کا اس قدر وفور ہوتا ہے کہ بقا کے بجائے فنا کو ترجیح دیتا ہے۔ قنوطیت کا سب سے بڑا راگ الاپنے والا شوپن ہار تھا جو زندگی کو محض ایک قید اور بے بسی خیال کرتا تھا۔ ڈاکٹر تنویر حسین کے بقول قنوطیت سے مراد:

---

[1]PhD Scholar (Urdu) Qurtuba University of Science and Technology Peshawar

[2]Head of Department (Urdu) University of Buner

[3]Assistant Professor Department of Urdu University of Kotli Azad Kashmir

"جب شعر و ادب میں فن کار یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ دنیا دکھوں کا گھر ہے اور زندگی شر کا دوسرا نام ہے ،تاریکی ہی تاریکی ہے ،زندگی کے کسی روزن سے سے روشنی دکھائی نہیں دے سکتی ،زندگی شکست ہے، مستقبل مایوسیوں کے سوا اور کیا ہے۔" (1)

اردو ادب میں فانی بدایوانی ایک ایسے شاعر ہیں جن کی شاعری یاسیت ،ناامیدی اور قنوطیت پر منحصر ہے۔فانی کے بعد اگر یہی رویہ کسی اور شاعر کے ہاں زیادہ نمایاں ہے تو وہ جون ؔ ایلیا ہے۔جون ایلیا ازل سے ایک ایسی طبیعت لے کر آئے تھے جن کا خوشی سے دور تک واسطہ نہ تھا۔ہر وقت اداس اور ناامیدی کے شکار رہے لیکن زندگی میں کبھی رجائیت سے واسطہ نہ پڑا۔جون ؔ کی ذاتی زندگی جہاں ناکامیوں اور محرومی میں گزری وہاں شاعری میں بھی اپنی اس محرومی کو اس انداز میں برتا کہ اب جون اور شاعری دونوں ایک بن گئے ہیں۔

قنوطی ذہن کا حامل شاعر یا ادیب اکثر بلا کسی سبب کے اداسی اور مایوسی کا شکار ہو کر معاشرہ اور اس کے افراد سے نالاں ہوتا ہے جو درحقیقت معاشرہ کو اپنے اقدار و خیالات پر چلانا ہوتا ہے۔جون بھی ایسی ہی طبیعت کا حامل ہے جو معاشرے کو کارل مارکس اور گرگس کی طرح اپنے اصولوں پر چلانا چاہتا تھا لیکن بعد میں خود اپنی اس ناکامی کا اعتراف کیا۔جون کی طبیعت ایک غم سے بھری ہوئی ہے جو بری چیزوں اور باتوں کو تو یاد رکھتا ہے لیکن اچھی چیزوں اور باتوں کو بھول جاتا ہے۔گویا جون کا قنوطی رویہ اس قدر شدید ہو گیا ہے جن کو نا تو معاشرے پر اعتماد رہا اور نہ خود پر بلکہ جون تو خود اپنے آپ پر بھی بار رہے اس حوالے سے ان کے کچھ اشعار ملاحظہ کیجئے:

بے سبب ہے میری طبیعت نالاں

سب سے نالاں ہے، کیا کیا جائے (2)

میرا خود پر سے اعتماد اٹھا

کتنے دعوے میرے اٹھان میں تھے (3)

سب برے مجھ کو یاد رہتے ہیں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

جو بھلا تھا اسی کو بھول گیا (4)

جون کا یہ رویہ صرف اس کی ذات تک محدود نہیں بل کہ بعض اوقات وہ خدا سے بھی شکوے کر کے اپنی قسمت کا رونا روتا ہے وہ شوپنہار کی طرح اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کردہ دنیا اور اس کے معرضِ وجود کو بھی شر سمجھتا ہے یوں اس کے خیر کو نہ صرف نظر انداز کر دیتا ہے بل کہ لاشعوری طور پر اپنی قسمت کا رونا روتا ہے جو سراسر مایوسی، ناامیدی اور شر کا مسکن بن گیا ہے:

حاصل کن ہے یہ جہان خراب

یہی ممکن تھا اتنی عجلت میں

اے خدا (جو کہیں نہیں موجود)

کیا لکھا ہے ہماری قسمت میں (5)

یاسیت کا جذبہ جب شدت اختیار کر جائے تو بھری بھیڑ اور آباد گلی کوچوں اور محافل میں بھی انسان خود کو اکیلا محسوس کرتا ہے۔ جون آیلیا کی عام زندگی ہو یا مشاعروں میں بیٹھے ہوئے محافل ہوں ہر جگہ جون نے خود کو نہ صرف اکیلا محسوس کیا بلکہ اپنی خاموشی کو بھی بردباری کے بجائے ایک وحشت سمجھتا رہا جو عام طور پر بردباری اور خاموشی کی علامت سمجھی جاتی ہے:

انجمن میں یہ میری خاموشی

بردباری نہیں ہے وحشت ہے (6)

جون آیلیا بنیادی طور پر معشوق بننے کی آرزو رکھتا ہے، ایک تو عاشق بننا وہ اپنے شایان شان نہیں سمجھتا جب کہ دوسرا عاشق بننا اس کے بس کی بات بھی نہیں وہ تو عمر بھر یہی آرزو کرتا رہا کہ کوئی اسے چاہے لیکن چاہنے کے باوجود اس بات پر افسوس بھی کرتا ہے کہ کوئی اسے چاہے بھی تو کیا ہو گا۔ وہ تو ایک درہم برہم انسان ہے جس کو کوئی پا کر صرف پچھتاوا ہی تو کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس کو پا کر وہ وقتی طور پر اپنی تمنا پورے ہونے کی خواہش تو کر سکے گا لیکن بعد میں صرف ایک درہم برہم شخص کے سوا کچھ بھی نہ ہو گا:

تم کو جہان شوق و تمنا میں کیا ملا

ہم بھی ملے تو در ہم و بر ہم ملے تمھیں (7)

انسان کسی نہ کسی حد تک امید کا دامن تھامے رکھتا ہے اور اس امید اور آس پہ زندگی گزارتا ہے کہ ایک نہ ایک دن تو یہ تاریک رات ختم ہو گی اور امید کی کرن نظر آئے گی لیکن جون کی یاسیت اس پر اس قدر حاوی ہے کہ وہ تاریک رات کو ہی اصل سمجھ بیٹھتا ہے اور روشنی کو محض ایک خواب تصور کرتا ہے کیوں کہ انقلاب تو وہ لوگ لے آتے ہیں جن کا دل امید کی کرنوں سے معمور ہو لیکن جون کا دل تو مایوسی کا شکار ہے اس حوالے سے ان کی شاعری سے یہ مثال ملاحظہ کریں:

انقلاب ایک خواب ہے، سو ہے

دل کی دنیا خراب ہے، سو ہے

اس شبِ تیرہ ہمیشہ میں

روشنی ایک خواب ہے، سو ہے (8)

انسان جب مایوسی کا شکار ہو جائے تو وہ فنا کا رویہ اختیار کرنے پہ آمادہ ہوتا ہے۔ فنا کا رویہ دو طرح سے ہوتا ہے یا تو معاشرتی زوال کی وجہ سے یا ذاتی سوال کی وجہ سے۔ ان دو رویوں کی وجہ سے وہ یا تو تصوف کی راہ اختیار کرتا ہے یا رہبانیت کا لبادہ اڑھ کر فنا کا خواہش مند ہو جاتا ہے۔ جونؔ ایلیا ذاتی ناکامی کی وجہ سے ایسے زوال کا شکار ہو گیا ہے کہ وہ کسی سے بھی بات کرنے کا قائل نہیں اور اپنے آپ کو فنا کار سمجھ کر بقا سے فراریت چاہتا ہے جو حد درجہ کی یاسیت ہے:

اب کوئی گفتگو نہیں ہو گی

ہم فنا کے تھے ہم فنا کے ہیں (9)

جونؔ ایلیا صرف اپنے آپ اور اس دنیا سے مایوس نہیں بلکہ اس کی نظر میں تو سب لوگ جانے کے لیے ہی اس سے مل رہے ہیں۔ یہاں کوئی کسی کا ساتھ دینے والا نہیں، چاہے اپنے ہوں یا پرائے۔ جون کا یہ شعوری رویہ اس قدر شدت اور جذباتی ہونے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ جب ایک شخص زندگی کی آخری سانسوں میں بھی اپنی بیوی اور بچوں سے ملنے کے لیے تڑپتا ہو جو بستر مرگ پر پڑے رہ کر زندگی کی آخری سانسیں گن رہا ہو لیکن اس کے باوجود کوئی پاس نہ ہو جو کم از کم اس کی آخری خواہش تو پوری کر دے۔اب تو جون آس قدر یاسیت کا شکار ہو گیا ہے کہ اپنے اور پرائے تو کیا اس کی روح بھی اس کی ذات سے جانے والی ہے تو یوں وہ گہری مایوسی کا شکار ہوا اس حوالے سے ان کا مشہور شعر دیکھیں:

ہر شخص میری ذات سے جانے کے لیے تھا

تو بھی تو میری ذات سے جانے کے لیے ہے (10)

جون ؔایلیا کی زندگی کے آخری دور میں ان کے یہاں یاسیت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ اب کوئی ان کو ہنسانے کی کوشش کرے تو وہ اس کو اپنے لیے رونے کا باعث سمجھتا ہے کیوں کہ اب کوئی اس کا دل ہنسانے کی کوشش کرے تو وہ رونے کے مترادف ہو گا نہ کہ اس کے ہنسانے کے:

ہنسنے سے کبھی خوش نہیں ہوتا ہے میرا دل

یاں مجھ کو ہنسانا بھی رلانے کے لیے ہے (11)

انسان ہمیشہ اس آس پہ جیتا ہے کہ کہ ایک نہ ایک دن اس کی زندگی جو اس تکلیف و مشقت میں گزر رہی ہے نجات پا سکے گی اور اس کے لیے دن رات تگ و دو کرتا رہتا ہے یا جن کی زندگی آرام دہ ہے وہ خوب سے خوب تر کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے لیکن جون کے نزدیک یہ چیزیں نہیں اس کے ہاں یاسیت کا جذبہ اس قدر حاوی ہو چکا ہے کہ خوب سے خوب اور جستجو تو کیا ان کے نزد تو اس جستجو اور خوب سے توبہ کرنا چاہیے کیوں کہ جستجو تو وہ لوگ کرتے ہیں جنھیں زندگی گزارنی ہو یا جس کا زندگی جینے کا کوئی مقصد ہو جو بد قسمتی سے اس کے پاس ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں:

خوب سے خوب تر؟ ارے توبہ

جون اور جستجو کرے! توبہ (12)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

کیوں کہ دنیائے جستجو توکب کی برباد ہو چکی ہے:

برباد ہو گئی میری دنیائے جستجو

دنیائے جستجو، مری دنیا چلی گئی (13)

ہر نارمل انسان موسم اور ان کے اثرات کو محسوس کرتا ہے اور یہی موسمی اثرات ان کے دل و دماغ پر اثرات بھی مرتب کرتے ہیں۔شاعر کے لیے موسم اور اس کے اثرات بڑے معنیٰ خیز ہوتے ہیں۔جون بھی ایک شاعر ہے لیکن وہ نہ صرف ابنارمل ہے بل کہ مایوسیوں کے شکنجے میں اس قدر جکڑا ہوا ہے کہ اب وہ ہواؤں اور موسموں کو نہ صرف بھول گیا ہے بلکہ اسے تو اب یہ بھی پتا نہیں کہ کون سا موسم کس لیے ہوتا ہے اور دل کے کون سے موسم کی کیا روایت ہوتی ہے۔سو جون میر تقی میرؔ، ناصر کاظمیؔ اور فانیؔ کے بعد ایک ایسا شاعر ہے جس کی شاعری اور زندگی دونوں ہر طرح سے قنوطیت سے بھری پڑی ہیں۔جونؔ کا یہ شعر اس کی زندگی اور قنوطیت دونوں کا ترجمان ہے:

وہ بیدلی کی ہوائیں چلیں کہ بھول گئے

کہ دل کے کون سے موسم کی کیا روایت تھی (14)

جون بہ صد ناز یاسیت کے اس ڈورے میں پھنسے ہیں کہ نا صرف اپنا ڈھانچہ چھپانے پر اتر آتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی اپنی یاسیت میں اس قدر گرفتار نظر آتے ہیں بل کہ بموجب ابو بکر ایسی میت ہے جو اپنے نوحہ گروں کو بھی بد دعائیں دیتا ہے جو یاسیت اور ناامیدی کی انتہا ہے۔اور ان کی شخصیت کا یہ پہلو ان کے فن پر بھی اثرانداز ہو جس کی بدولت ان کی شاعری میں قنوطیت کا رحجان واضح طور پر ملتا ہے اور اسکی بدولت ان کی شاعری میں ناامیدی کے پہلو زیادہ نمایاں ہیں۔

حوالہ جات

1۔ تنویر حسین(ڈاکٹر)، اصطلاحات ادبی، علمی کتب خانہ لاہور، 2016ء، ص:140

2 جون ایلیا، لیکن، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:87

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.3 2021

3 انیس دہلوی، شاعرِ البیلا، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) از خالد احمد انصاری، الحمد پبلی کیشنز لاہور، 2020ء، ص:159

4، جون ایلیا، لیکن، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:103

5۔ حماد غزنوی، جون بھائی، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) از خالد احمد انصاری، الحمد پبلی کیشنز لاہور، 2020ء، ص92۔191

6۔ خالد معین، میں بھی بہت عجیب ہوں، حماد غزنوی، جون بھائی، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) از خالد احمد انصاری، الحمد پبلی کیشنز لاہور، 2020ء، ص:236

7۔ جون ایلیا، لیکن، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:71

8۔ جون ایلیا، گویا، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:49۔150

9۔ جون ایلیا، گمان، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:118

10۔ جون ایلیا، گمان، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:143

11۔ جون ایلیا، گمان، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:144

12۔ جون ایلیا، گویا، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:253

13۔ جون ایلیا، لیکن، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:209

14۔ جون ایلیا، لیکن، الحمد پبلی کیشنز لاہور، اشاعت، 2019ء، ص:207